سوال

(70) نشئی کی طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نشے کی حالت میں دی گئی طلاق کیا واقع ہوجاتی ہے؟ اگر ہو جاتی ہے تو اس کی شرائط کیا ہیں؟ بدلائل وضاحت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (النساء 43)

''اے ایمان والو تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ، حتی کہ جو کہہ رہے ہو اسے تم جاننے لگو۔''

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشئی کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"کیا شراب نوشی کی ہے؟"

تو ایک شخص نے اٹھ کر اس آدمی کا منہ سونگھا تو اسے شراب کی بو نہ آئی" (صحیح مسلم حدیث نمبر 1695)

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اگر اس نے شراب نوشی کی ہوتی تو رسول کریم ﷺ اس کے اقرار کو قبول نہ کرتے، اس لیے نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

عثمان بن عفان اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول بھی یہی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بھی اس قول کا کوئی مخالف نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ مجنون ، پاگل اور نشئی کی طلاق نہیں۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا کا قول ہے کہ نشئی اور جبر کردہ شخص کی طلاق جائز نہیں۔

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ثابت ہے اور ہمارے علم میں کوئی بھی صحابی اس میں ان کا مخالف نہیں ہے۔ (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (252/32) الموسوعۃ الفقھیۃ (18/29) الانصاف (433/8)

واللہ تعالیٰ اعلم

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ